"نماز جمعہ اسلام کی سیاسی و اجتماعی طاقت کا مظہر ہے" (امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ)

"پیام جمعہ"

شمارہ 79

تاریخ 20 ستمبر 2019ء

صرف ممبران کے لئے

مدیر اعلیٰ
مولانا سید محمد ہاشم رضا موسوی
مدیر
مولانا سید علی انور جعفری
ترتیب و تدوین
ظہیر الحسن کربلائی

فہرست مضامین

نمبر شمار	موضوعات	
1	تفسیر سورہ فرقان	
2	گوہر ناب	
3	فقہی احکام	
4	مناسبتیں	
5	،قومی و بین الاقوامی خبریں اور تجزیئے	

EMAIL:Paiamejummah@gmail.com

مسائل شرعیہ کے لئے درج ذیل علماء کرام سے رجوع فرمائیں

حجۃ الاسلام والمسلمین
علامہ حسن صلاح الدین
03442146513

حجۃ الاسلام والمسلمین
سید باقر عباس زیدی
03352618010

حجۃ الاسلام والمسلمین
شیخ محمد حسین مبلغی
03326614712

حجۃ الاسلام والمسلمین
مولانا سید محمد ہاشم رضا موسوی
03228136321

نوٹ: پیام جمعہ میں آیات، روایات اور دیگر مطالب کو ادارہ دقت کے ساتھ دیکھتا ہے لیکن اُس کے باوجود اگر اس میں کوئی غلطی نظر آئے تو وہ سہواً ہوگی اور ازراہ کرم ادارے کو اس غلطی سے مطلع فرمائیں۔ شکریہ

تفسیر سورہ فرقان

(59)۔اَلَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَا فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ
اَلرَّحۡمٰنُ فَسۡـَٔلۡ بِہٖ خَبِیۡرًا ﴿۵۹﴾ [۲۵:۵۹]

اُس خدا نے چھ دنوں میں زمین اور آسمانوں کو اور اُن ساری چیزوں کو بنا کر رکھ دیا ہے جو آسمان و زمین کے درمیان ہیں، پھر عرش (قدرت) پر مستولی ہوا اور کائنات کی تدبیر کی۔ وہ خداوند رحمان ہے پس اس سے پوچھو جو ہر چیز سے باخبر ہے (یا اس کی شان کسی جاننے والے سے پوچھو)۔

نکات:

(1) یہ بات قرآن کریم میں چھ بار آئی ہے کہ زمین و آسمان کی تخلیق چھ دنوں میں ہوئی ہے۔ اس سے چھ دن، چھ دور یا مرحلے یا چھ طبیعی دنوں کا عرصہ مراد ہوسکتا ہے۔ مولانا روم کہتے ہیں: "خوب غور و فکر کرو کہ خدا نے زمین و آسمان کو چھ دن میں پیدا کیا، خدا قادر ہے، چاہتا تو کن فیکون سے سینکڑوں زمین و آسمان بنا دیتا مگر اُس نے تمہارے سمجھانے کے لیے چھ دن لگائے تا کہ تم جو بھی کام کرو صحیح خواہ اس میں دیر ہی کیوں نہ لگے"۔

(2) اسلامی اصطلاح میں "عرش" سے مراد کائنات کا انتظام اور نظام ہستی ہے اور اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ سے خدا کی قدرت اور تدبیر مراد ہے جیسا کہ سورہ یونس کی تیسری آیت میں آیا ہے کہ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ

(3) اللہ کی رحمت ہر چیز پر پھیلی ہوئی ہے چنانچہ

☆ نظام تکوین کی بنیاد رحمت پر ہے خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ... اَلرَّحۡمٰنُ

☆ انسانی تخلیق کے نظام کی اساس بھی رحمت ہے اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ رَبُّکَ ؕ وَ لِذٰلِکَ خَلَقَہُمۡ سوائے اس کے جس پر میرا رب رحم کرے اور اس لیے تو انہیں پیدا کیا ہے۔ (ہود۔ 11)

☆ نظام تشریع اور قانون سازی کی بنیاد بھی رحمت الٰہی پر ہے اَلرَّحۡمٰنُ۔ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ (رحمٰن۔1۔2)

☆ آخرت اور حساب کتاب کا نظام بھی رحمت پر قائم ہے کَتَبَ عَلٰی نَفۡسِہِ الرَّحۡمَۃَ ؕ لَیَجۡمَعَنَّکُمۡ (انعام۔12)

پیغام:

(1) کائنات کی تخلیق مرحلہ وار ہوئی ہے فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ

(2) خدا نے کائنات کو پیدا کیا ہے اور وہ اس پر پورا تسلط رکھتا ہے خَلَقَ... ثُمَّ اسۡتَوٰی

(3) کائنات کی تدبیر رحمت کی اساس پر قائم ہے ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ اَلرَّحۡمٰنُ

(4) اگر کچھ چاہتے ہو تو اس سے مانگو جو اہل رحمت ہو اَلرَّحۡمٰنُ فَسۡـَٔلۡ بِہٖ

(5) پوچھنا عیب نہیں ہے، نہ جاننا عیب ہے فَسۡـَٔلۡ بِہٖ خَبِیۡرًا

(6) معارف الٰہی کے ماہرین سے رجوع کرنا ضروری ہے فَسۡـَٔلۡ بِہٖ خَبِیۡرًا

(60)۔وَ اِذَا قِیۡلَ لَہُمُ اسۡجُدُوۡا لِلرَّحۡمٰنِ قَالُوۡا وَ مَا الرَّحۡمٰنُ ٭ اَنَسۡجُدُ لِمَا تَاۡمُرُنَا وَ زَادَہُمۡ نُفُوۡرًا ﴿۶۰﴾ [۲۵:۶۰]

اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اس رحمان کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں: "رحمان کیا ہوتا ہے؟ کیا جسے تم کہہ دو بس ہم اسی کو سجدہ کریں"؟ ۔ یہ دعوت ان کی نفرت میں مزید اضافہ کر دیتی ہے۔

نکات:

(1) اس آیت میں لفظ مَا دو مرتبہ آیا ہے۔ دراصل یہ لفظ جمادات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ کفار نے یہ لفظ ذات اقدس الٰہی کی توہین کے لیے استعمال کیا تھا۔ اسی لیے انہوں نے من الرحمان کی بجائے مَا الرحمٰن اور لمن تامرنا کی جگہ لما تامرنا کہا تھا۔ (1۔ عہد جاہلیت میں ثنویت اور تثلیث کے ماننے والے اور وجود صانع کا انکار کرنے والے ملحدین موجود تھے مگر اکثریت بت پرست مشرکین کی تھی جو وجود صانع کے قائل تھے اور اللہ کو اس کائنات کا تنہا خالق مانتے تھے۔ ہم قرآن مجید کی مسلسل تلاوت کے دوران دیکھتے ہیں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے فرماتا ہے: قُلۡ مَنۡ یَّرۡزُقُکُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ اَمَّنۡ یَّمۡلِکُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ مَنۡ یُّخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَ یُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ وَ مَنۡ یُّدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ؕ

فَسَیَقُوْلُوْنَ اللّٰہُ کہو کہ کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ یہ سماعت اور بینائی کی قوتیں کس کے اختیار میں ہے؟ کون جان میں سے جان دار کو اور جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے؟ کون اس نظم عالم کی تدبیر کر رہا ہے؟ تو وہ جھٹ سے کہیں گے کہ اللہ۔(یونس۔31) وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ اگر تم ان سے پوچھو کہ زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ہے اور چاند اور سورج کو کس نے مسخر کر رکھا ہے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔(عنکبوت۔61) وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ اگر تم ان سے پوچھو کہ زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ہے تو یہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔(لقمان۔25) وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ ۚ قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ اگر تم ان سے پوچھو کہ زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ہے تو یہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ان سے کہو کہ جب حقیقت یہ ہے تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا تمہاری یہ دیویاں جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو مجھے اس کے پہنچائے ہوئے نقصان سے بچالیں گی؟ یا اللہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکیں گی؟(زمر۔38) وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ اگر تم ان سے پوچھو کہ زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ کہیں گے کہ انہیں اسی زبردست علیم ہستی نے پیدا کیا ہے۔(زخرف۔9)

یہ مشرکین اپنے معاہدوں میں اللہ کا نام لکھتے تھے اور اس کے نام کی قسم کھاتے تھے۔وہ توحید خالقیت کے قائل تھے مگر توحید عبادی اور توحید تدبیری میں بتوں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے۔وہ کہتے تھے: مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی ؕ تم تو اللہ کا قرب پانے کے لیے ان بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔(زمر۔3) یعنی جن کو اللہ نے اپنے قرب کا وسیلہ نہیں بنایا وہ اُن کو تقرب الٰہی کا وسیلہ قرار دیتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا (اے رسول) جب یہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے تو آپ کے پاس آجاتے اور اللہ سے بخشش کے طلبگار ہوتے اور رسول بھی ان کے لیے بخشش طلب کرتے تو یقینا اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔(نساء۔64)

قرآن مجید فرماتا ہے: وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّهُمْ وَلَا یَنْفَعُهُمْ وَیَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ یہ لوگ اللہ کے سوا اُن کی عبادت کررہے ہیں جو اُن کو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ نفع اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے شفیع ہیں۔(اے رسول) ان سے کہو کہ کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جسے وہ آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں؟ پاک ہے وہ اور اس شرک سے بالا و برتر ہے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔(یونس۔18)

کفار و مشرکین بتوں پر بھینٹ چڑھاتے تھے نیز بارش کے لیے، بیماری سے شفا کے لیے، جنگ میں فتح کے لیے یا صحراؤں میں سفر آسان ہونے کے لیے ان سے دعا مانگتے تھے اور پانسہ کے ذریعے "ہبل" سے اپنی قسمت کا حال معلوم کرتے تھے۔وہ اپنے خود ساختہ بتوں کو اللہ کی اجازت کے بغیر اپنا شفیع قرار دیتے تھے جبکہ اللہ فرماتا ہے: لَا یَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا کسی کو شفاعت کا اختیار نہیں سوائے ان کے جنہوں نے اللہ سے قول و قرار لے لیا۔(مریم۔87)

نیز قرآن مجید فرماتا ہے: فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۔ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ پھر ذرا ان سے پوچھو کیا (تمہارے دل کو یہ بات لگتی ہے کہ) تمہارے رب کی تو بیٹیاں ہیں (لات، منات، عزیٰ) اور ان کے بیٹے ہیں! کیا واقعی ہم نے ملائکہ کو مؤنث ہی بنایا ہے اور کیا یہ اس وقت موجود تھے؟۔(صافات۔149۔150)

المختصر مشرکین اپنے بتوں کو کارساز اور اللہ کا شریک مانتے تھے اور ایک اللہ کو چھوڑ کر کئی خداؤں کی عبادت کرتے تھے۔وہ رسالت اور قیامت

کے منکر تھے اور دوبارہ زندہ کئے جانے اور جنت وجہنم کا بھی انکار کرتے تھے۔

یہاں اس بات کو سمجھنا نہایت ضروری ہے کہ مسلمان توحید ذاتی، توحید صفاتی، توحید عبادی، توحید تدبیری اور توحید خالقیت و رزاقیت پر، تمام انبیاء اور خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر، تمام آسمانی کتابوں پر، اللہ کے فرشتوں اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور شریعت خاتم الانبیاء پر عمل کرتے ہیں اس لیے مسلمانوں کا اللہ کے قرار دیئے ہوئے مقربین بارگاہ کو تقرب کا وسیلہ بنایا اور اس کی طرف سے جن کو منصب شفاعت عطا ہوا ہے ان سے شفاعت کے لیے توسل کرنا بالکل الگ بات ہے اور کفار ومشرکین کا اپنے خود تراشیدہ بتوں کو مقرب بارگاہ الٰہی جاننا اور شفیع بنانا بالکل الگ بات ہے۔)[رضوانی]

(2) رحمان اللہ کی مخصوص صفت اور دائمی و بے کراں رحمت کی علامت ہے۔(تفسیر اطیب البیان)

پیغام

(1) سجدہ یکتا پرستی کا مظہر ہے اور توحیدی ادیان کی روح ہے اُسجُدُوا (تمام شرعی احکام کا خلاصہ اس ایک لفظ میں بیان کیا گیا ہے)۔

(2) امر بالمعروف کے لیے آپ اس امر کی دلیل بھی دیں اُسجُدُو للرَّحمٰنِ (آپ کے سجدے کی دلیل خدا کی وسیع رحمت ہے بالفاظ دیگر سجدہ رحمانیت کا تقاضا ہے)۔

(3) کفر اور ہٹ دھرمی انبیاء کی دعوت قبول کرنے میں رکاوٹ نہیں بنتی بلکہ یہ کلام حق سے کفار کی مزید نفرت کا سبب بھی بنتی ہے زَادَھُم نُفُورًا

☆☆☆☆☆

گوھر ناب

سب سے بڑا فرض

قال الامام علی علیہ السلام: بر الوالدین اکبر فریضۃ۔

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: سب سے اہم اور بڑا فرض والدین کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔ میزان الحکمۃ، ج10 ص709.

بہترین اعمال

قال الامام الصادق علیہ السلام:

افضل الاعمال الصلاۃ لوقتھا، و بر الوالدین و الجھاد فی سبیل اللہ۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: بہترین کام وقت پر نماز پڑھنا ،والدین سے نیکی کرنا، اور خدا کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ بحار الانوار، ج 74 ص 85.

والدین سے انس رکھنا

فقال رسول اللہ ﷺ: فقر مع والدیك فوالذی نفسی بیدہ لانسھما بك یوما ولیلۃ خیر من جھاد سنۃ۔

ایک مرد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا میرے والدین بوڑھے ہو چکے ہیں اور میرے ساتھ مانوس ہونے کی وجہ سے وہ میرے جہاد پر جانے کو راضی نہیں ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والدین کے پاس بیٹھ جا اس ذات کی قسم جس کی قبضے میں میری روح ہے تمہارا ان کے ساتھ ایک دن بیٹھنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے (اگر جہاد واجب عینی نہ ہو) بحار الانوار، ج74 ص52

☆☆☆☆☆

جدید فقھی احکام مطابق فتاویٰ
آیۃ العظمیٰ امام سید علی خامنہ ای (حفظہ اللہ)

وہ چیزیں جو نماز جماعت میں مستحب ہیں

اگر ماموم صرف ایک مرد ہو تو اس کیلئے امام کے دائیں طرف کھڑا ہونا مستحب ہے اور اگر عورت ہو تو مستحب ہے کہ امام کے دائیں طرف اس طرح کھڑی ہو کہ عورت کے سجدہ کی جگہ امام کے گھٹنوں یا قدموں کے برابر ہو اور اگر ایک مرد اور ایک عورت ہو یا ایک مرد اور چند عورتیں ہوں تو مستحب ہے کہ مرد امام کی دائیں جانب اور باقی عورتیں امام کے پیچھے کھڑی ہوں اور اگر کئی مرد یا کئی عورتیں ہوں تو پھر مستحب یہ ہے کہ مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور عورتیں مردوں کے پیچھے کھڑی ہوں۔ اگر امام اور ماموم دونوں عورتیں ہوں تو احتیاط یہ ہے کہ امام کچھ آگے کھڑی ہو۔

مستحب ہے کہ امام صف کے درمیان میں ہو اور اہل علم و تقویٰ اور پرہیز گار لوگ پہلی صف میں کھڑے ہوں۔
نماز جماعت کی صفوں کو منظم کرنا مستحب ہے اور ایک صف کے لوگوں میں فاصلہ بھی نہیں ہونا چاہیے (یعنی کندھے سے کندھا ملا ہوا ہو)۔
مستحب ہے کہ " قد قامت الصلوٰۃ " کہنے کے بعد ماموین کھڑے ہو جائیں۔
امام جماعت کیلئے مستحب ہے کہ نمازیوں میں سے سب سے ضعیف ترین کا لحاظ کرے اور اتنی جلدی نہ کرے کہ ضعیف لوگ اس سے نہ مل سکیں اور مستحب ہے کہ قنوت اور رکوع اور سجدوں کو طول نہ دے مگر یہ کہ امام کو علم ہو کہ تمام مقتدی ان چیزوں کے طول دینے پر مائل ہیں۔
امام جماعت کیلئے مستحب ہے کہ الحمد اور سورہ اور باقی اذکار کو اتنا بلند آواز سے پڑھے کہ دوسرے نمازی سن سکیں لیکن عام عادت سے زیادہ بلند آواز نہ کرے۔
(۱۴۸۲) اگر امام کو رکوع میں معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص ابھی پہنچا ہے اور وہ اقتداء کرنا چاہتا ہے تو اس کیلئے مستحب ہے کہ رکوع کو ہمیشہ کی عادت سے دگنا کر دے اور پھر کھڑا ہو جائے اگرچہ اسے معلوم ہو جائے کہ کوئی دوسرا شخص بھی اقتداء کیلئے آپہنچا ہے۔

وہ چیزیں جو نماز جماعت میں مکروہ ہیں

اگر جماعت کی صفوں میں جگہ ہو تو پھر علیحدہ کھڑا ہونا مکروہ ہے۔
ماموم کیلئے مکروہ ہے کہ نماز کے اذکار اس طرح پڑھے کہ امام انہیں سن لے۔
وہ مسافر جو کہ نماز ظہر، عصر اور عشاء کو دو رکعت پڑھتا ہے اس کیلئے مکروہ ہے کہ ان نمازوں میں وہ ایسے امام کی اقتداء کرے جو کہ مسافر نہ ہو اور جو شخص مسافر نہیں تو اس کیلئے ان نمازوں میں مسافر کی اقتداء کرنا بھی مکروہ ہے۔

☆☆☆☆☆

آداب اسلامی

معاشرے سے متعلق اہم قرآنی نکات

قرآن میں اجتماعی نفسیات اور معاشرے کے مسائل کے بارے میں اس قدر عمیق نکتے ملتے ہیں کہ جن سے ہم غافل ہیں ہم ان چیزوں کی طرف زیادہ توجہ کرتے ہیں کہ جو ہمارے لئے زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں لیکن ان اہم مسائل کو ہم فراموش کر چکے ہیں۔ قرآن، مشرکین اور بت پرستوں سے مخاطب ہو کہ فرماتا ہے: {انما اتخذتم مِن دون اللہ اَوثاناً مودۃً بَینکم فی الحیاۃ الدنیا} (۱۲) فرماتا ہے: یہ جو تم بت پرستی کی ترویج کرتے ہو یا اُس مذہب کی پیروی کرتے ہو یہ تماری عقل کے مطابق نہیں اور تمہاری عقل نے تمہیں ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا اور نہ خداوند متعال نے تمہیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے اور نہ ایک آیت نازل کر کے کہا ہے کہ ان بتوں کی پرستش کرو۔ یہ جو تم نے فلاں بت کا فلاں نام رکھا ہوا ہے اور فلاں بت کو فلاں الٰہ کہتے ہو کیا یہ نام اور اسماء کسی نے نازل کیے ہیں؟ {اِنَّ هِیَ اَلّاَاسمَاء سَمّیتُمُوهَااَنتُم وَآبائُکم مَااَنزَلَ اللہ بِهَامِن سُلطٰان} (۱۳) (نہیں ہیں یہ مگر نام جو تم نے یا تمہارے باپ دادوں نے رکھ لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کوئی سند نہیں اُتاری) یعنی خدا نے ان کی تائید نہیں کی بلکہ یہ نام خود تم نے رکھے ہیں۔ پس تم نے یہ بت پرستانہ اور مشرکانہ روش کیوں اختیار کر رکھی ہے؟ یہ اس لئے کہ تم بت پرستوں کے ساتھ دوستانہ روابط رکھنا چاہتے ہو {انما اتخذتم مِن دون اللہ اَوثاناً مودۃً بَینکم فی الحیاۃ الدنیا} فقط دنیوی زندگی میں دوستانہ تعلقات کی خاطر تم نے یہ روش اختیار کی ہوئی ہے اور تم نے کبھی نہیں سوچا کہ تم یہ کام کیوں کر رہے ہو اگر سوچتے تو تمہاری عقل کبھی بھی اس کی تائید نہ کرتی۔
یہ جو اسلامی ممالک میں امریکی و یورپی اقدار کی ترویج کی جا رہی ہے، افسوس کہ جس کی موجیں زیادہ تر ہمارے ملک کی طرف سرایت کر رہی ہیں، کیا اس ترویج اور تقلید کی کوئی عقلی دلیل ہے؟ کیا کوئی آیت نازل ہوئی ہے؟ {مَااَنزَلَ اللہُ بِهَامِن سُلطٰان} (۱۴)۔ خداوند متعال نے تو ایسا کوئی حکم نہیں دیا۔ پس یہ لوگ یہ کام کیوں کر رہے ہیں؟ (اس کا جواب واضح ہے) وہ یہ کہ اہل یورپ ہم سے خوش ہو جائیں اور ہم ان کے ساتھ دوستانہ

تعلقات قائم کرسکیں۔عالمی مشترکہ منڈی میں ہمیں تائید حاصل ہو، بین الاقوامی صندوق کی شرائط پوری کی جاسکیں اپنے سیاسی اورڈیموکریسی روابط کو مستحکم کرسکیں ،فلاں ملک کا سفیر ہم سے خوش ہو جائے ،فلاں وزیر خارجہ ہماری تعریف کریں یا برطانوی وامریکی وزیر خارجہ کی توجہ ہماری طرف ہو جائے۔ان کوخوش کرنے کے لئے ہم ان کی قدروں کو قبول کر لیتے ہیں !{انمااتخذ تُم مِن دون اللہ اَوثانًامودَّةً بَینَکم فی الحیاۃ الدنیا}(۱۵) یہ سب دینوی روابط وتعلقات ہیں کہ جن کی وجہ سے ہم یہ کام کرتے ہیں ورنہ عقل کبھی بھی ایسی چیزوں کو جائز قرار نہیں دیتی اور نہ خدا ایسے کاموں کا حکم دیتا ہے ایک دوسری جگہ خداوندمتعال فرماتا ہے:{وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللہِ اٰلِهَةً لِّیَکونُوالَهُم عِزّاً}(۱۶) ترجمہ (اورانہوں نے اللہ تعالی کو چھوڑ کرئی معبود بنارکھے ہیں تاکہ وہ ان کوعزت دیں)ان لوگوں نے دوسروں کو خدا بنالیا ہے اوراغیاران کے ارباب بن چکے ہیں البتہ آپ جانتے ہیں کہ قرآن میں الٰہہ اورارباب وغیرہ جیسے الفاظ خدا کے بارے میں فقط بمعنی خالق استعمال نہیں ہوئے بلکہ {وَلاَ یَتَّخِذَبَعضُنَا بَعضاً اَربَابًا مِن دُونِ اللہِ} (۱۷) یعنی ہم انسان ایک دوسرے کو اپنارب نہ بنائیں یا ایک دوسری جگہ قرآن نے فرمایا ہے{اَفَرَاَیتَ مَنِ اتَّخَذَاِلٰهَهُ هَوٰاهُ}(۱۸) بہت سے لوگوں اپنی ہوائے نفس اورخواہشات کو اپنارب وخدا بنالیتے ہیں

بہرحال اس آیت میں خداوندمتعال فرماتا ہے کہ{وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللہِ اٰلِهَةً لِّیَکونُوالَهُم عِزاًّ}(۱۹) ان لوگوں نے دوسروں کو اپنا خدا بنالیا ہے تاکہ کچھ عزت حاصل کرسکیں یعنی یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ اگروہ بت پرستوں اورعصر حاضر میں گوشت وپوست کے بتوں یعنی عالمی استکبار اورکفر کی پیروی نہ کریں گے تو یہ ان کے لئے ایک طرح کی ذلت کا باعث ہوگا ۔ایک دوسری آیت بھی ہے،سورہ ٔ نساء میں تین متواتر آیات ہیں کہ جو ہمارے زمانے کے مسائل سے بہت زیادہ تعلق رکھتی ہیں مگر اس شرط کے ساتھ کہ ہم ان میں دقت کریں اورانھیں سطحی نظر سے نہ دیکھیں۔

سورہ ٔ نساء کی آیت ۱۳۸ تا آیت ۱۴۰ میں خداوند متعال فرماتا ہے:{بَشِّرِ المُنٰفِقِینَ بِاَنَّ لَهُم عَذَابًا اَلِیمَ} منافقین کوسخت عذاب کی بشارت دو۔کبھی قرآن حکم دینے کے انداز میں کہتا ہے:{ ذق انک انت العزیز الکریم}جب اہل جہنم کو اُبلا ہوا پانی دیتے ہیں تو کہتے ہیں :اسے چکھو! آپ تو بہت ہی محترم ہو۔{ انک انت العزیز الکریم} تمہارے احترام میں ہم نے یہ قیمتی شربت لائے ہیں :{بشر المنافقین}مفافقین کو بشارت دو۔ان کے ساتھ مقابلہ بمثل کیا جانا چاہئے وہ ہمیں فریب دینا چاہتے ہیں،ہمیں دوستی اورخدمت کے پردے میں دھوکہ دیتے ہیں۔لہذا خداوندفرماتا ہے تم بھی ان کے ساتھ یہی سلوک کرواوران سے کہو ہم آپ کو بشارت دیتے ہیں :{بَشِّرِ المُنٰفِقِینَ بِاَنَّ لَهُم عَذَابًا اَلِیمَ} اب یہ منافقین کون لوگ ہیں کہ جنھیں اس عذاب الیم کی بشارت دی جارہی ہے ہے:{اَلَّذِینَ یَتَّخِذُونَ الکٰفِرِینَ اَولِیَآءَ مِن دُونِ المُؤمِنِینَ} یہ منافقین وہ لوگ ہیں کہ جومؤمنین کے بجائے کفار کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرتے ہیں ۔

☆☆☆☆☆

مناسبت

حضرت بلال حبشی رحمۃ اللہ علیہ

20 محرم الحرام روزوفات حضرت بلال رحمۃ اللہ علیہ

بلال بن رباح ،جوکہ بلال حبشی کے نام سے مشہور ہیں.وفات،۱۷سے ۲۱ ق (حضرت پیغمبراکرم ﷺ کا صحابی اورموذن) جن کا شمار اسلام لانے والے پہلے افراد میں ہوتا ہے.حضرت پیغمبر ﷺ کے زمانے میں بیت المال کا خزانے دار تھا اورآپ ﷺ کے ہمراہ تمام جنگوں میں شرکت کی. بلال حضرت پیغمبرﷺ کی رحلت کے چندسال بعد زندہ رہا،لیکن اس دوران،فقط چندبار سے زیادہ کسی کے لئے اذان نہ کہی۔اورآپ کو دمشق کے باب الصغیر قبرستان میں دفن کیا گیا۔

کنیت اوردوسری ظاہری نشانیاں

بلال کا خاندان اصل میں نوبہ (سودان کے شمال اورمصر کے جنوب کا علاقہ) سے ہے۔بلال کا والدحبشہ کا اسیر تھا۔اوروہ خود بنی جمح یا سراہ کے (جوکہ مکہ میں رہائش پذیر تھے) غلام خاندان میں پیدا ہوا۔بعض نے بلال کی سن ولادت کو عام الفیل کے تین سال بعدکہا

ہے ۔ چونکہ آپ کی مادر گرامی کا نام حمامہ تھا، اس لئے آپ ابن حمامہ سے مشہور ہوئے ۔ آپ کی مشہور کنیت ابو عبداللہ تھی اور اس کے علاوہ اور کنیت بھی ذکر کی گئی ہیں ۔ اور آپ کی نسبت حبشی، قرشی اور تیمی ہے ۔ بلال کا قد لمبا، جسم دبلا، رنگ تیز گندمی، جھکی ہوئی کمر، لمبے اور بھورے بال، اور چہرہ ملائم و نازک تھا۔

اسلام قبول کرنے میں سبقت

آپ کا شمار سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والوں میں ہوتا ہے ۔ آپ نے اس راہ میں کفار مکہ سے بہت اذیتیں برداشت کیں، بالخصوص امیہ بن خلف سے جو کہ آپ کا مالک تھا لیکن پھر بھی اپنے دین کو نہ چھوڑا۔

غلامی سے آزادی

بلال کئی مہینے رنج اور مشقت کو برداشت کرنے کے بعد خریداری اور آزاد ہوا۔ بعض نے کہا ہے کہ بلال کو حضرت ابو بکر نے آزاد کیا تھا، لیکن تاریخ میں یہ قابل قبول نہیں ہے، ابو جعفر اسکافی، استاد ابن ابی الحدید، واقدی، ابن اسحاق اور دوسرے قول کے مطابق بلال کو حضرت پیغمبر ﷺ نے آزاد کیا ہے ۔ شیخ طوسی ابن شہر آشوب نے بھی بلال کو حضرت پیغمبر ﷺ کا آزاد شدہ کہا ہے. اور حضرت پیغمبر ﷺ کا یہ جملہ کہ اگر میرے پاس دولت ہوتی تو میں بلال کو خرید کر آزاد کرتا تاریخی حقائق سے مطابقت نہیں رکھتا، کیونکہ حضرت خدیجہ (س) نے اپنی تمام دولت کو حضرت پیغمبر ﷺ کے حوالے کیا ہوا تھا تا کہ اسے راہ خدا میں خرچ کریں، اور اس کے علاوہ حضرت ابو بکر کی معاشی حالت یہ نہ تھی کہ ایک غلام کو تشدد سے نکال کر خریداری اور آزاد کریں ۔

حضرت پیغمبر ﷺ کا قریبی دوست

بلال آزادی کے بعد مسلمانوں کے گروہ میں شامل ہو گیا اور اسلام کا پہلا موذن و سفر اور وطن میں حضرت پیغمبر اکرم ﷺ کی ہمراہی کی آپ حضرت پیغمبر ﷺ کے دوست اور رفیق تھے ۔ بلال حضرت پیغمبر ﷺ کے بیت المال کا خزانچی (خزانے دار) بھی تھا۔ اور وہ تمام جنگوں میں حضرت رسول خدا ﷺ کے ہمراہ تھا۔ جنگ بدر میں بلال کے اشارے پر، امیہ بن خلف اور اس کے بیٹے مسلمانوں کے ہاتھوں قتل کیے گئے ۔ اور بعض قول کے مطابق، امیہ کو خود بلال نے قتل کیا۔ پیغمبر اکرم ﷺ نے مدینہ میں، بلال اور عبداللہ بن عبدالرحمان خثعمی کے درمیان اخوت (بھائی چارگی) کا صیغہ پڑھا۔ ابن ہشام کے قول کے مطابق (وفات ۲۱۸ ق) اس کے دور تک حبشہ اور خثعم کا دیوان ایک ہی تھا۔ اور بعض نے کہا ہے عبیدہ بن حارث یا ابو عبیدہ جراح کے ساتھ صیغہ اخوت پڑھا گیا تھا اور شاید یہ پیمان اخوت ہجرت سے پہلے مدینہ میں ہو.

مؤذن حضرت پیغمبر اکرم ﷺ کے زمانے میں

بلال اسلام کا پہلا مؤذن تھا. کہا جاتا ہے کہ شین کو سین کہتا تھا اور روایت میں آیا ہے کہ بلال کا سین خدا تعالیٰ کی نگاہ میں شین ہے. [26] فتح مکہ کے دن بلال پیغمبر اکرم ﷺ کے حکم سے کعبہ کی چھت پر گیا اور بلند آواز میں اذان کہی، کفار مکہ اس واقعہ سے بہت ناراض ہوئے ۔

حضرت پیغمبر اکرم ﷺ کے بعد

بلال نے حضرت پیغمبر ﷺ کی رحلت کے بعد، صرف چند مرتبہ اذان دی ۔ ایک بار حضرت فاطمہ (س) کی فرمائش پر، لیکن چونکہ آپ (س) کو اپنے بابا کے بعد ڈھائے گئے ظلم کی یاد آگئی اور اس پریشانی کی شدت سے آپ (س) تاب نہ لا سکیں، جس کی وجہ سے بلال نے ناچار اذان کو نا تمام چھوڑ دیا۔ اس کے علاوہ ایک بار، جب حضرت پیغمبر ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے لئے مدینہ آئے اور حسنین (ع) نے آپ سے اذان کی درخواست کی اور آپ نے یہ درخواست قبول کی، مدینہ پر اس واقعہ کا بہت اثر ہوا۔ آخری بار جب دوسرا خلیفہ مدینہ سے شام گیا (طبری کے قول کے مطابق سنہ ۱۷ ہجری) جابیہ کے مقام پر مسلمانوں نے بلال سے درخواست کی کہ

اذان پڑھے، اس پر آپ نے یہ دعوت قبول کی اور سب رسول خدا ﷺ کے زمانے کو یاد کر کے رونے لگے۔ اکثر مآخذ میں بلال کی پیغمبر اکرم ﷺ کی وفات کے بعد اذان نہ دینا اور مدینہ سے شام جانے کی وجہ جہاد کی فضیلت جاننا اور مجاہدین کے گروہ میں شامل ہونا ہے اور آپ کی شام سے ہجرت خلیفہ اول کی حکومت یا خلیفہ دوم کی حکومت کے وقت کہی گئی ہے لیکن بلال کی جنگ میں شرکت یا فتح کرنے کے بارے میں کوئی خبر نہیں ملتی۔ اور بعض قول کے مطابق حضرت پیغمبر ﷺ کی رحلت کے بعد بعض مقام پر پیش آنے والے واقعات پر اعتراض کرنے کے بعد وہ شام کی طرف چلے گئے۔

احادیث پیغمبر اکرم ﷺ کا راوی

بلالؓ حدیث کا راوی بھی تھا صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے آپ سے حدیث نقل کی ہے۔ مثال کے طور پر، حضرت پیغمبر اکرم ﷺ سے اذان کی فضیلت کو نقل کیا ہے۔

بلالؓ کا مقام و منزلت

بلالؓ کی قدر و جلالت کے بارے میں پیغمبر اکرم ﷺ سے بہت حدیث بیان ہوئی ہیں، یہ کہ بلال کا شمار اسلام قبول کرنے والے پہلے افراد سے ہے۔ وہ تمام مؤذنوں کے سردار ہیں۔ بہشت تین افراد کا مشتاق ہے: علی، عمار اور بلال۔ تین کالی رنگت کے افراد جنت کے سردار ہیں: لقمان حکیم، نجاشی اور بلال۔ اور حضرت فاطمہ (س) کے ساتھ گھر کے امور میں مدد کرنے کی وجہ سے حضرت پیغمبر ﷺ نے بلال کو دعا دی۔ حضرت علی (ع) کی نگاہ میں بھی بلال اسلام قبول کرنے والے پہلے افراد سے تھے۔ اور یہ کہ آپ ایک باتہذیب اور بااخلاص فرد تھے۔ امام سجاد (ع) نے بلال کا امیرالمومنین (ع) کے فضائل کو بیان کرنا اور مخالفین کا اس پر اعتراض کرنے کے بارے میں مطالب بیان کئے ہیں۔ حضرت امام صادق (ع) نے بلال کو عبد صالح۔ اور اہل بیت (ع) کا دوست کہا ہے۔ مفسرین کے قول کے مطابق، بلال کی شان و منزلت کے بارے میں کچھ آیات نازل ہوئی ہیں: نساء، آیت ۶۹، انعام، آیت ۵۲، نحل، آیت ۱۱۰، کہف، آیت ۲۸، اور حجرات، آیت ۱۱، ۱۲۔

شادی اور اولاد

بلالؓ کی شادی کے بارے میں گزارشات مختلف ہیں، بلاذری کی گزارش کے مطابق بلال نے بنی زہرہ کی ایک لڑکی سے شادی کی اور اسی کی دوسری گزارش کے مطابق آپ نے بنی کنانہ کی ایک لڑکی سے شادی کی۔ اور کہا گیا ہے کہ بلال نے اپنے بھائی کے ہمراہ یمن کے سفر کے دوران، شادی کا ارادہ کیا. رشتہ مانگتے وقت اپنا تعارف یوں کروایا: میں بلال اور یہ مرد، میرا بھائی، ہم دونوں حبشہ کے غلام تھے، اور ہم گمراہ تھے اور خدا نے ہمیں ہدایت کی ہے. غلام تھے اور خدا نے ہمیں آزاد کیا ہے. اگر اپنی بیٹیوں کا رشتہ ہمیں دیں تو، الحمد للہ اور اگر نہ دیں تو اللہ اکبر لڑکی کے گھر والے اس سے پہلے کہ بلال کو کوئی جواب دیں رسول خدا ﷺ کے پاس گئے، اور سارا ماجرا بیان کیا، اور آپ ﷺ نے رائے مانگی. آپ ﷺ نے تین بار بلال کے بارے میں رائے دی اور فرمایا: کہ اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے، کہ وہ اہل بہشت سے ہے۔ بعض قول کے مطابق بلال کا کوئی فرزند نہ تھا۔ لیکن سخاوی نے اپنی کتاب میں بلال کے بیٹے عمر، کو راوی کے عنوان سے ذکر کیا ہے۔ ابن کثیر نے بھی ایک شخص ہلال بن عبد الرحمن کا ذکر کیا ہے کہ وہ سلیمان بن بلال جو کہ پیغمبر ﷺ کے مؤذن تھے ان کی نسل سے تھا۔

وفات، حضرت بلالؓ کا مقبرہ باب الصغیر کے قبرستان میں

اکثر منابع کے مطابق آپکی وفات سنہ ۲۰ ہجرت کے بعد دمشق میں ہوئی ہے۔ لیکن سنہ ۱۷، ۱۸، اور ۲۱ بھی ذکر ہوئے ہیں۔ اور کچھ منابع میں بیان ہوا ہے کہ آپ طاعون کی بیماری سے دنیا سے گئے ہیں۔ مشہور قول کے مطابق آپ دمشق میں باب الصغیر قبرستان میں مدفن ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ آپ باب کیسان داریا اور باب الاربعین حلب میں دفن ہوئے ہیں۔ لیکن ایک قول ہے کہ جو حلب میں مدفن ہے وہ بلال کا بھائی خالد ہے۔ آپکی عمر کو وفات کے وقت ۶۰ سال سے زیادہ کہا گیا ہے اور کچھ منابع میں ۶۳، ۶۴، اور ۷۰ کہا گیا ہے۔

قومی خبریں

جنگ امریکہ کی نقصان پاکستان کا: عمران خان

پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان نے روسی ٹی وی 'آر ٹی' کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف امریکا کی جنگ میں پاکستان کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا، ہم نے 70 ہزار جانیں گنوائیں اور 100 ارب ڈالر کا نقصان بھی ہوا، پاکستان کو امریکا کی اس جنگ میں غیر جانبدار رہنا چاہیے تھا، میں شروع سے اس جنگ کے خلاف تھا، ہم نائن الیون کے بعد امریکا کی جنگ نہ لڑتے تو ہم دنیا کا خطرناک ملک نہ ہوتے ۔عمران خان نے کہا کہ اتنے نقصانات کے باوجود آخر میں امریکا کی ناکامی پر ہمیں ہی قصوروار ٹھہرایا گیا اور امریکا اپنی ناکامیوں کا الزام پاکستان پر عائد کرتا ہے، یہ پاکستان کے ساتھ ناانصافی ہے ۔ پاکستان کے وزیر اعظم نے کہا کہ سوویت یونین کے خلاف جنگ کا فنڈ امریکی خفیہ ایجنسی سی آئی اے نے دیا تھا اور پاکستان نے مجاہدین کو تربیت دی، ایک عشرے بعد جب امریکا افغانستان گیا تو کہا گیا کہ یہ جہاد نہیں یہ دہشگردی ہے، یہ بہت بڑا تضاد تھا جسے میں نے محسوس کیا، جبکہ امریکا کا اتحادی بننے سے یہ گروپس بھی ہمارے خلاف ہو گئے ۔

پاکستان، صیہونی ریاست کو تسلیم نہیں کرے گا

پاکستان کی وزارت خارجہ کے ترجمان محمد فیصل نے کہا ہے کہ اسلام آباد پر صیہونی حکومت کو تسلیم کرنے کی کوششوں کا الزام بے بنیاد پروپیگنڈے کا ایک حصہ ہے اور صیہونی حکومت کو تسلیم نہ کرنے پر مبنی اسلام آباد کی پالیسی تبدیل نہیں ہوگی۔ پاکستان کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے مزید کہا کہ اسلام آباد فلسطینی عوام سے اظہار یکجہتی کرتا ہے اور ایسی خودمختاری فلسطینی مملکت کی تشکیل کی حمایت کرتا ہے جس کا دارالحکومت بیت المقدس ہو۔ پاکستان کی بعض سیاسی قوتوں نے حال ہی میں اسلام آباد حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ پاکستان کو چاہئے کہ وہ مسئلہ کشمیر اور ہندو پاک کے تنازعے میں عربوں کی خاموشی کے جواب میں تل ابیب کے ساتھ تعلقات قائم کرے ۔مگر حکومت پاکستان کا اس بارے موقف بالکل واضح ہے کہ اسرائیل کو کسی صورت قبول نہیں کیا جائے گا۔

کشمیریوں پہ فیصلے مسلط کرنے کی روش ترک کرنا ہوگی، علامہ ناصر عباس جعفری

مجلس وحدت مسلمین کے سربراہ علامہ راجہ ناصر عباس جعفری نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر برطانیہ اور امریکہ پر انحصار ہماری عاقبت نااندیشی کی دلیل ہے، ہمیں دنیا کی غاصب، بددیانت اور ظالم قوتوں سے مسئلہ کشمیر حل کرنے کی اپیل کرنے کی بجائے اقوام عالم میں ہر باضمیر کے دروازے پر اس مسئلے کو لے جانا ہوگا، کشمیریوں کے گھروں پر غاصب افواج قابض ہے، مزاحمت کرنا ان کا قانونی اور انسانی حق ہے ۔ان خیالات کا اظہار علامہ راجہ ناصر عباس جعفری نے تحریک انصاف کی جانب سے منعقدہ آل پارٹیز کشمیر کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ اب بھی وقت ہے کہ ہم کشمیریوں کی تحریک آزادی کو مضبوط بنائیں اور ان کو اس قابل کریں کہ وہ خود غاصب اور ظالم انڈین افواج، اسٹبلشمنٹ اور آر ایس ایس کا مقابلہ کرسکیں، وہ اپنے فیصلے خود کرسکیں، ہمیں ان پر قیادتیں اور فیصلے مسلط کرنے کی روش ترک کرنا ہوگی ۔ہمیں دیکھنا ہوگا کہ کیا امریکہ اور برطانیہ کے مفاد میں ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کو حل کریں، جبکہ دنیا نے دیکھا ہے کہ جب بھی کسی مسئلے میں امریکہ اور برطانیہ ثالث بنے، انہوں نے ظالموں کا ساتھ دیا ہے ۔ہمیں عالمی رائے عامہ کو کشمیر کے حق میں کرنے کی کوشش کرنا ہوگی، کشمیر کے مظلوم عوام کو عزت احترام کیساتھ طاقتور بنانا ہی اس مسئلے کا واحد راہ حل ہے ۔

☆☆☆☆☆

بین الاقوامی خبریں

ایران کی پوری قیادت اس بات پر متفق ہے کہ امریکا سے کسی بھی سطح پر بات نہیں ہوگی، آیت اللہ العظمیٰ امام سید علی خامنہ ای (حفظہ اللہ)

اس قسم کے مذاکرات کیلئے وہ انکے پاس جائیں جو انکے لئے دودھ دینے والی گائے کا کردار ادا کر رہے ہیں مذاکرات کا امریکی مطالبہ سازش ہے، کسی سطح پر امریکہ سے مذاکرات نہیں کرینگے، آیت اللہ العظمیٰ امام سید علی خامنہ ای نے فرمایا کہ گذشتہ چار دہائیوں سے جاری دشمن کی

سازشوں کے سامنے ایرانی عوام کے شعور کی داد دی۔انہوں نے ایران کے خلاف امریکہ کی" زیادہ سے زیادہ دباؤ" پر مبنی سیاست کیطرف اشارہ کرتے ہوئے امریکی حکومت کی جانب سے دوبارہ مذاکرات پر مبنی نئے مطالبے کو سازش کا پلندہ اور اپنی گستاخانہ خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ ایرانی قوم کی نظر میں امریکہ کی زیادہ سے زیادہ دباؤ پر مبنی سیاست کی ذرہ برابر اہمیت نہیں جبکہ اسلامی جمہوریہ ایران کے عوام اور تمامتر حکام نے یک زبان ہو کر یہ اعلان کیا ہے کہ امریکہ کیساتھ کسی سطح پر مذاکرات نہیں کریں گے۔آیت اللہ امام سید علی خامنہ ای نے اسلامی جمہوریہ ایران کیطرف سے اختیار کردہ اسلامی موقف پر مبنی قابل فخر رستے کیساتھ،کھوکھلے مغربی سرمایہ دارانہ نظام کے حامیوں کیطرف سے بھرپور مخالفت اور گہری دشمنی کیطرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ جتنی دشمنی کر سکتے تھے،انہوں نے کر لی ہے،لیکن بحول وقوۃ الہیٰ ان کی یہ دشمنیاں کسی نتیجے تک نہیں پہنچیں اور نہ ہی پہنچیں گی،جبکہ ایرانی قوم اپنے تمامتر دشمنوں بالخصوص امریکہ پر ضرور فتحیاب ہوگی۔انہوں نے اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف امریکہ کیطرف سے اختیار کردہ زیادہ سے زیادہ دباؤ کی سیاست کی ناکامی کے خود امریکی اعتراف کیطرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مذاکرات کے امریکی مطالبے کا مقصد یہ ہے کہ وہ ایران کو مذاکرات کی میز پر لا کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ایران کیخلاف ان کی اختیار کردہ زیادہ سے زیادہ دباؤ کی سیاست کامیاب ہوگئی ہے۔انہوں نے کہا کہ اگر دشمن نے یہ ثابت کر دکھایا کہ ایران کے خلاف زیادہ سے زیادہ دباؤ کی ان کی پالیسی کامیاب ہوگئی ہے تو پھر ایرانی قوم کبھی سکھ کا سانس نہ لے پائے گی،کیونکہ تمامتر امریکی متکبرانہ پالیسیوں کے پیچھے پھر یہی سیاست کارفرما ہوگی،جبکہ اس کے بعد وہ جس چیز کا بھی مطالبہ کریں گے،ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا۔رہبر انقلاب اسلامی نے کہا کہ امریکی حکام کبھی کہتے ہیں کہ کسی بھی پیشگی شرط کے بغیر مذاکرات کیلئے تیار ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ مذاکرات کیلئے 12 شرائط ہیں،جبکہ ان کے یہ بیانات یا تو ان کی زبوں حال سیاست کا نتیجہ ہیں یا وہ اس کے ذریعے مدمقابل کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں کہ البتہ اسلامی جمہوریہ ایران گمراہ نہیں ہوسکتا،کیونکہ ہمارا رستہ روشن ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔انہوں نے مذاکرات کے نئے امریکی مطالبے کا مقصد عادلانہ راہ حل تلاش کرنے کے بجائے اپنی گستاخانہ خواہشات منوانا قرار دیتے ہوئے کہا کہ میں اس قبل ازیں بھی یہ کہہ چکا ہوں کہ مذاکرات پر مبنی امریکی مطالبے کا مقصد اپنی خواہشات منوانا ہے،جبکہ اب تو وہ بھی اس قدر گستاخ ہو چکے ہیں کہ علی الاعلان یہ کہہ رہے ہیں کہ ایران کو مذاکرات کی میز پر بٹھا کر فلاں فلاں مطالبات رکھے جائیں اور ایران انہیں قبول کرے۔انہوں نے کہا کہ امریکیوں کو چاہیئے کہ اس قسم کے مذاکرات کیلئے وہ ان کے پاس جائیں،جو انکے لئے دودھ دینے والی گائے کا کردار ادا کر رہے ہیں،جبکہ اسلامی جمہوریہ ایران،مومنین،مسلمین اور عزتمند انسانوں کا ملک ہے۔

افغانستان میں خودکش دھماکوں میں 48 افراد جاں بحق درجنوں زخمی

افغانستان کے مرکزی صوبے پروان میں صدارتی انتخابات کے حوالے سے منعقدہ ریلی اور کابل میں امریکی سفارت خانے کے قریب ہونے والے خودکش حملوں میں جاں بحق ہونے والے افراد کی تعداد بڑھ کر اب 48 ہوگئی جبکہ درجنوں افراد زخمی ہیں۔بم ڈسپوزل اسکواڈ کے مطابق یہ مقناطیسی بم کا دھماکا تھا جسے ایک پولیس موبائل میں نصب کیا گیا تھا۔صوبائی حکومت کی خاتون ترجمان وحیدہ شاہکار نے بتایا کہ افغان صدر کا جلسہ اور ریلی جاری تھی کہ اس دوران داخلی مقام پر دھماکا ہوا۔جاں بحق ہونے والوں میں خواتین اور بچوں سمیت عام شہری بھی شامل ہیں۔افغان طالبان نے کابل اور پروان میں ہونے والے دہشت گردانہ حملوں کی ذمہ داری قبول کرلی ہے۔افغانستان کے صدر اشرف غنی نے کابل اور پروان میں ہونے والے خودکش حملوں کی مذمت کرتے ہوئے اسے انسانیت کے خلاف جرم قرار دیا ہے۔واضح رہے کہ افغانستان میں دو بار ملتوی ہونے کے بعد رواں ماہ بروز ہفتہ 28 ستمبر 2019ء کو انتخابات کا اعلان کیا گیا ہے۔قبل ازیں ان صدارتی انتخابات کا انعقاد 20 اپریل کو ہونا تھا لیکن انہیں جولائی کے اواخر تک ملتوی کر دیا گیا تھا۔

محمد بن سلمان کی یمن سے شکست کا ملبہ ایران پر ڈالنے کی کوشش

سعودی عرب کو گذشتہ 4 سال سے یمن کی جانب سے بھرپور مزاحمت کا سامنا ہے۔ امریکا، اسرائیل اور متحدہ عرب امارات سمیت دیگر خلیجی ریاستوں کی مدد کے باوجود یمن سے شکست نے سعودی عرب کی جنگی صلاحیتوں کا بھانڈا پھوڑتے ہوئے اسے دنیا بھر میں رسوا کر دیا ہے۔اپنی شکست کا ملبہ ایران پر ڈالنے کی کوشش میں محمد بن سلمان نے عالمی برادری سے ایک ایسے اسلامی ملک ایران کے خلاف متحد ہو کر کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے جو روز اول سے ان الزامات کی تردید کرتا آ رہا ہے۔حتی کہ چین نے بھی سعودی عرب کے ایران پر الزام تراشی کو غیر ذمہ دارانہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ جامع تحقیقات کے بنا کسی بھی ملک پر الزام لگانا مناسب نہیں۔اس زمرے میں سب سے مضحکہ خیز امر یہ ہے کہ ان حملوں کی ذمہ داری نہ صرف یمن قبول کر چکا ہے بلکہ مستقبل میں مزید حملوں کا عندیہ بھی دے چکا ہے لیکن سعودی عرب کو نہ تو یمن کا بیان قبول ہے اور نہ ہی ایران کی تردید۔سعودی عرب اور امریکا بضد ہیں کہ ان حملوں میں ایران ہی ملوث ہے۔محمد بن سلمان نے بیان دیا ہے کہ نہ صرف سعودی عرب بلکہ پورا خطہ اور عالمی امن ایران کی وجہ سے خطرے سے دوچار ہے۔واضح رہے 14 ستمبر کو سعودی عرب میں حکومت کے زیر انتظام چلنے والی دنیا کی سب سے بڑی تیل کمپنی آرامکو کے دو پلانٹس پر ڈرون حملوں ہوئے تھے۔سعودی عرب میں تیل کی تنصیبات پر ڈرون حملوں اور اس کے نتیجے میں تیل کی پیداوار میں کی جانے والی کمی کی وجہ سے عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتوں میں 19.5 فیصد تک کا ریکارڈ اضافہ ہو گیا تھا۔اس ضمن میں سعودی عرب کی فوج کے ترجمان کرنل ترکی المالکی نے ایران کو حملوں کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے دعوی کیا تھا کہ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ تیل تنصیبات پر حملوں میں ایرانی ہتھیار استعمال کیے گئے تاہم چند گھنٹے بعد ہی سعودی عرب نے اس معاملے کی تحقیقات عالمی سطح پر کروانے کا اعلان کیا ہے۔یاد رہے کہ یمن نے ان حملوں کی ذمہ داری قبول کی ہے اور ایران مسلسل ان الزامات کی تردید کر رہا ہے پھر بھی امریکا اور سعودی عرب بضد ہیں کہ یہ حملوں میں ایران ملوث ہے۔

مسئلہ کشمیر کا حل عوام کی خواہشات کے مطابق ہونا چاہیے:

یورپی پارلیمنٹ

یورپی یونین کے جنیوا میں ہونے والے اجلاس میں انسانی حقوق کونسل کی قرارداد کا جائزہ لیا گیا اور کہا گیا کہ ہندوستان کے زیر انتظام کشمیر میں صورتحال انتہائی نازک ہے۔وزیر یورپی یونین تو پرائینن نے کہا کہ کشمیر میں انسانی المیہ رونما ہو چکا ہے، جنوبی ایشیا میں علاقائی تعاون آج سب سے زیادہ اہم ہے، کشمیر کے مسئلے کا حل کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق چاہتے ہیں۔یاد رہے کہ ہندوستان کی جانب سے 5 اگست کو کشمیر کی خصوصی حیثیت سے متعلق آئین کے آرٹیکل 370 کو ختم کرنے کے بعد سے درجنوں کشمیری سیاست دان اور رہنماؤں کو گرفتار یا نظر بند کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ وادی میں کرفیو نافذ ہے اور انٹرنیٹ، موبائل سمیت تمام مواصلاتی نظام معطل ہے۔

کشمیر کی صورتحال سنگین ہے: ہندوستان کے چیف جسٹس کا اعلان

ہندوستان کے زیر انتظام کشمیر سے آرٹیکل 370 ہٹائے جانے اور اس کے بعد کے حالات پر ہو رہی سماعت کے دوران ایک عرضی پر سماعت کرتے ہوئے اس ملک کے چیف جسٹس رنجن گگوئی نے کہا کہ یہ معاملہ سنگین ہے۔اگر ضرورت پڑی تو میں خود حالات کا جائزہ لینے سری نگر جاؤں گا۔واضح رہے کہ یہ معاملہ جموں و کشمیر کی جیلوں میں بند 18 سال سے کم عمر کے بچوں کی گرفتاری سے منسلک ہے اور حقوق اطفال کا رکن اناکشی گانگولی نے کورٹ میں یہ معاملہ اٹھایا۔کشمیر کی صورتحال سنگین ہے: ہندوستان کے چیف جسٹس کا اعلان

سعودی عرب میں حماس کے ایک اور رہنما گرفتار

العالم کی رپورٹ کے مطابق فلسطینی ذرائع نے اعلان کیا ہے کہ سعودی عرب نے تحریک حماس کے بانی رکن خبری الآغا کے بیٹے ابوعبیدہ الآغا کو گرفتار کر کے ذہبان جیل میں ڈال دیا ہے۔رپورٹ کے مطابق الآغا سعودی عرب میں تحریک حماس کے رہنما ہیں جن کے پاس سعودی شہریت ہے اور انھیں جیل میں ڈالنے کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی ہے۔الزیتون تحقیقاتی مرکز کے سربراہ محسن صالح نے بھی کہا ہے کہ الآغا گذشتہ ایک برس سے سعودی جیل میں بند ہیں۔انہوں نے بتایا کہ اس وقت

تقریباً ساٹھ فلسطینی قیدی بلا چارج شیٹ کے جیل میں ہیں۔تحریک حماس نے گذشتہ ہفتے تحریک حماس کے سینئر رکن محمد الخضری کی گرفتاری کے سلسلے میں ایک بیان جاری کر کے ان کی آزادی کا مطالبہ کیا تھا۔محمد الخضری کئی مہینوں سے سعودی جیل میں ہیں۔

آل سعود کو امریکہ کی اور ہمیں اللہ کی مدد پر فخر ہے ،حوثی ترجمان

یمن نے کہا ہے کہ سعودی عرب کو امریکہ کی حمایت اور مدد پر ناز ہے جبکہ ہمیں اللہ تعالی کی مدد اور نصرت پر فخر ہے۔العہد کی رپورٹ کے مطابق یمنی فوج کے ترجمان یحیی سریع نے سعودی عرب کی یمن پر مسلسل جارحیت اور بربریت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر سعودی عرب نے یمن پر جارحیت جاری رکھی تو سعودی عرب کی تیل کی تنصیبات کو تباہ کردیا جائے گا۔یمنی فوج کے ترجمان نے کہا کہ ہمارے ہاتھ بندھے نہیں ہیں ہم مکہ اور مدینہ کے علاوہ سعودی عرب کی ہر جگہ کو نشانہ بنا سکتے ہیں۔انھوں نے سعودی عرب کی تیل کی تنصیبات میں کام کرنے والے غیر ملکیوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ وہ سعودی عرب کی تیل کی تنصیبات میں کام کرنا ترک کردیں۔یحیی سریع نے کہا کہ سعودی عرب کو امریکہ کی حمایت اور مدد پر ناز ہے اور ہمیں اللہ تعالی کی مدد اور نصرت پر فخر ہے۔سعودی عرب کا حامی بڑا شیطان امریکہ ہے اور یمنی عوام کا حامی اور مددگار اللہ تعالی کی ذات ہے۔

مذاکرات کی ناکامی کے بعد طالبان روس اور زلمے خلیل زاد امریکی کانگریس میں

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے افغان طالبان کیساتھ مذاکرات ختم کیے جانے کے بعد طالبان رہنما صورتحال پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے روس پہنچ گئے ہیں۔قطر میں 9 مذاکراتی ادوار کے بعد امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے طالبان نمائندوں کیساتھ کیمپ ڈیوڈ میں ملاقات کرنا تھی اور امن معاہدہ طے پانے والا تھا اس دوران طالبان کے حملوں میں ایک امریکی دہشتگرد فوجی مارا گیا، ہلاکت کے بعد ٹرمپ نے طے شدہ ملاقات منسوخ کرتے ہوئے مذاکرات کو بھی ڈیڈ قرار دے دیا تھا۔ٹرمپ کے اس اچانک فیصلے کے بعد طالبان علاقائی قوتوں کیساتھ رابطوں میں تیزی لے آئے ہیں۔طالبان کے وفد نے روسی حکام سے ملاقات کی اور ساتھ یہ اعلان کیا ہے کہ جلد چین، ایران اور دیگر وسطی ایشیائی ممالک کے حکام سے ملیں گے۔روس کی وزارت خارجہ کے مطابق صدر ولادیمیر پیوٹن کے خصوصی نمائندہ برائے افغانستان ضمیر کابلوف نے ماسکو میں طالبان وفد کی میزبانی کی۔ادھر امریکا اور طالبان کے درمیان مذاکرات ختم ہونے کے بعد امریکی ایوان نمائندگان سے زلمے خلیل زاد کو بلاوا آ گیا۔امریکی کانگریس نے افغان مذاکرات میں ملکی نمائندگی کرنے والے مذاکرات کار زلمے خلیل زاد کو ایوانِ نمائندگان کے اجلاس میں شریک ہو کر مذاکراتی عمل کی تفصیلات فراہم کرنے کا حکم دیا ہے۔امریکی کانگریس کے ارکان نے خلیل زاد کو پابند کیا ہے کہ 19 ستمبر کو ایوانِ نمائندگان کے اجلاس میں شریک ہوں۔ایوانِ نمائندگان کی خارجہ امور کی کمیٹی کے سربراہ ایلیٹ اینگل نے زلمے خلیل زاد کو اجلاس میں طلب کرنے کا خصوصی حکم نامہ جاری کیا ہے۔یاد رہے کہ چند روز قبل امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے افغان طالبان کیساتھ مذاکرات اس وقت معطل کر دیئے تھے جب کابل میں ایک امریکی دہشتگرد فوجی ہلاک ہوا تھا۔

شام کے بحران کے حل میں ایران کا کردار قابل تعریف ہے: روس

روس کے صدر ولادیمیر پوٹین نے ترکی کے صدر مقام انقرہ میں شام کے حوالے سے منعقدہ سربراہی کانفرنس کے موقع پر شام کے بحران کے حل میں ایران کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ایرانی کوششوں سے وہاں دہشتگردی کے خاتمے میں مدد ملی اور ایک موثر سیاسی حل ممکن ہوسکا۔واضح رہے کہ روس کے صدر ولادیمیر پوٹین نے ایران کے کردار کی ایسے میں تعریف کی کہ جب امریکہ نے ایران کی دشمنی میں ایک بار پھر حقایق کو پس پشت ڈالتے ہوئے سعودی تیل کمپنیوں پر حملے میں ایران کے ملوث ہونے کا پروپیگنڈہ شروع کیا جس کی ایران نے سخت ترین الفاظ میں مذمت کی۔

صیہونی اپنی حد میں رہیں ،سید حسن نصر اللہ کا سخت انتباہ

پیر کی رات اپنے ایک خطاب میں حزب اللہ کے سربراہ سید حسن نصر اللہ نے کہا کہ لبنان پر صیہونی حکومت کی جارحیت کا دور اب ختم ہو چکا ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ صیہونی حکومت کے خلاف حزب اللہ کی تازہ کارروائی کے لئے لبنانی عوام حکومت اور فوج کی حمایت نے ثابت کر دیا کہ صیہونیوں کے خطرات کا جواب دینے کے لئے حزب اللہ کے اقدام کو بھرپور حمایت حاصل ہے۔انہوں نے گذشتہ ہفتے بیروت کے جنوبی علاقے میں صیہونی حکومت کے ڈرون طیاروں کے ناکام حملے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا لبنانی فوج اور استقامتی تحریک کی ہوشیاری سے اب لبنان کا کوئی بھی علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں صیہونی فوج اپنی من مانی کر سکے۔سید حسن نصر اللہ نے کہا کہ ماضی میں مقبوضہ شبعا فارم کے اندر سے اسرائیل پر حملہ کیا جاتا تھا لیکن آج حزب اللہ کی فوجی طاقت میں اضافے کے پیش نظر ہم انیس سو اڑتالیس کی سرحدوں سے جن کو اسرائیل ریڈ لائن کہتا ہے تل ابیب پر حملہ کریں گے۔انہوں نے صیہونیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یکم ستمبر دو ہزار انیس کی تاریخ ذہن نشین کر لو کیونکہ اس دن لبنان کے دفاع کے لئے ایک نئے مرحلے کا آغاز ہو چکا ہے جس میں حزب اللہ کے لئے کوئی بھی ریڈ لائن نہیں ہے۔

تجزیہ وتحلیل

چور، چوری اور ھیرا پھیری

یمنی مجاہدین کے ڈرون حملوں نے مشرق وسطیٰ سمیت سعودی لابی کے تمام حلقوں کو حیران و پریشان کر دیا ہے۔سعودی عرب کی نیشنل آئل کمپنی آرامکو کی تنصیبات پر حملے سے امریکہ سمیت یورپی ممالک بھی بوکھلاہٹ اور سراسیمگی سے دوچار ہیں۔امریکی صدر ڈونالڈ ٹرامپ نے ڈرامائی انداز میں یہ فرمان جاری کیا ہے کہ امریکہ کے اسٹریٹیجک ذخائر سے تیل کی سپلائی شروع کر دی جائے، کیونکہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہو جائے گا۔امریکہ میں تیل کی قیمتوں میں اضافہ ڈونالڈ ٹرامپ کی انتخابی مہم کے لیے زہر قاتل ثابت ہو سکتا ہے۔لہذا اس نے اسٹریٹیجک ذخائر سے تیل کی سپلائی کا فوری حکم دیا ہے۔دوسری طرف امریکہ کے اندر سے ڈونالڈ ٹرامپ پر کڑی تنقید کی جارہی ہے، کیونکہ اس حملے کے بعد اپنے ایک ٹویٹ میں آل سعود کے گرتے مورال اور ان کے خوف و ہراس کو کم کرنے کے لیے یہ لکھا ہے کہ وہ فوجی حملے کے لیے تیار ہے لیکن ہم اس کا انتظار کر رہے ہیں کہ سعودی عرب اس حملے کا کس کو ذمہ دار ٹھراتا ہے۔امریکہ سمیت سعودی عرب کو اس بات کا اچھی طرح علم ہے کہ یہ حملے یمنی مجاہدین کی طرف سے ہوئے ہیں، لیکن اپنی شرمندگی چھپانے کے لیے وہ ایران کی طرف انگلیاں اٹھا رہے ہیں۔یمنی مجاہدین کی فوجی صلاحیتوں اور سعودی عرب کے جدید ترین فوجی ساز و سامان اور اس کے پیچھے امریکہ، اسرائیل اور فرانس کا موازنہ بھی نہیں کیا جا سکتا لیکن اس کے باوجود یمنی مجاہدین کے ڈرون طیارے ایک ہزار سے زائد کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے کس طرح سعودی عرب کی انتہائی حساس تنصیبات تک پہنچ جاتے ہیں۔اس سوال کا جواب ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان عباس موسوی نے خوبصورت دلیل کے ساتھ دیا ہے۔

ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ سعودی آئل تنصیبات عبقیق اور الخریص پر یمنی ڈرونز کے حملوں سے ظاہر ہو گیا ہے کہ امریکہ نے سعودی عرب کو جو دفاعی میزائل سسٹم فروخت کیا ہے، وہ ناکارہ ہے اور اب امریکہ اپنے مکر و فریب اور ناکامی کو چھپانے کے لیے ایران پر بے بنیاد اور گمراہ کن الزامات عائد کر رہا ہے۔اسی لیے تو کہا جاتا ہے کہ چور چوری سے جائے، ہیرا پھیری سے نہ جائے۔ایرانی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ امریکہ گذشتہ پانچ سال سے یمن پر سعودی عرب کی مسلط کردہ جنگ کی کھلم کھلا حمایت کر رہا ہے اور یمن کے نہتے عوام کے خلاف استعمال ہونے والے ہتھیار امریکہ کے دیئے ہوئے ہیں۔بہر حال آج سعودی عرب کی تنصیبات پر حملے سے امریکہ سمیت پوری دنیا میں شور و غل مچا ہوا ہے، لیکن سعودی عرب نے نہ صرف یمن کا مکمل انفراسٹرکچر تباہ کر دیا ہے بلکہ ہزاروں یمنیوں کو انتہائی بے دردی سے موت کے گھاٹ اتارا ہے، اس پر دنیا خاموش ہے۔

امریکہ سے مذاکرات ناممکن

رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمی امام سید علی خامنہ ای نے ایران امریکہ مذاکرات کے بارے میں دنیا بھر میں پھیلی افواہوں کو

اپنے ایک بیان سے ختم کر دیا۔آپ نے تاکید کی ہے کہ ایران میں صدر، وزیر خارجہ سمیت سب حکام ایک صفحے پر ہیں اور امریکہ سے نہ نیویارک میں اور نہ کہیں کسی دوسری جگہ پر کسی بھی سطح کے کوئی مذاکرات نہیں ہوں گے۔ رہبر انقلاب اسلامی نے یہ بھی کہا ہے کہ امریکہ مذاکرات کے ذریعے اپنی خواہشات اور ارادے ہم پر مسلط کرنا چاہتا ہے، لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ خود بھی مذاکرات کے بارے واضح نہیں ہے، کیونکہ وہ ایک طرف بغیر کسی شرط کے ایران سے مذاکرات کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف بارہ پیشگی شرائط لے کر مذاکرات کی باتیں کرتے ہیں۔ رہبر انقلاب اسلامی نے اپنے خطاب میں ان کمزور عقیدہ دوستوں کو بھی پیغام دے دیا ہے، جو یہ سمجھ رہے تھے کہ امریکہ کی ایران کے خلاف ”زیادہ سے زیادہ دباؤ“ والی پالیسی کامیاب ہوگی اور ایران مجبور ہو کر مذاکرات کی میز پر آجائے گا۔

دوسری طرف مقاومت اور استقامت کے بلاک میں بھی یہ افواہیں پھیلائی جارہی تھیں کہ ایران نے استقامتی بلاک کو امریکہ پر دباؤ بڑھانے کے لیے استعمال کیا اور اب وہ اپنے مفادات کے حصول کے لیے ڈونالڈ ٹرامپ سے مذاکرات کرنے پر تیار ہوگیا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ایران کے بعض حلقوں سے مذاکرات کی ہلکی پھلکی آوازیں سنائی دیں، لیکن امریکہ کے رویئے نے ان موہوم آوازوں کو بھی خاموش کر دیا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ایران ایک ایسے ملک سے کیسے مذاکرات کرے، جو ایٹمی معاہدوں سمیت کئی عالمی معاہدوں سے فراری ہے اور ایران سے مذاکرات کے راستے ہموار کرنے کی بجائے وہ ایسے حربے استعمال کر رہا ہے، جس سے ایران کے خلاف مشکلات بڑھ رہی ہیں۔ امریکہ پابندیوں میں بھی اضافہ کرتا جارہا ہے اور دباؤ میں بھی اضافہ کر رہا ہے، ایسے میں صرف جان بولٹن کو برطرف کر کے تو ایران کو مذاکرات کی میز پر نہیں لایا جا سکتا۔ رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ امام سید علی خامنہ ای نے اپنے خطاب میں کہا ہے کہ اگر امریکہ اپنا بیان واپس لے لے، توبہ کرے اور ایٹمی معاہدے میں، جس کی اس نے خلاف ورزی کی ہے، واپس آجائے، اس وقت یہ ممکن ہے کہ امریکہ ایٹمی معاہدے کے دیگر رکن ملکوں کے ہمراہ ایران کے ساتھ ہونے والے مذاکرات میں شریک ہو جائے، بصورت دیگر اسلامی جمہوریہ ایران اور امریکی عہدیداروں کے درمیان کسی بھی سطح پر مذاکرات نہیں ہو سکتے نہ نیویارک میں نہ کہیں اور۔

اسرائیلی انتخابات اور نیتن یاہو کی چالیں

صہیونی وزیراعظم کے سامنے اس بار انتخابات میں کامیابی کیلئے شرائط بالکل فراہم نہیں ہیں، لہٰذا انہوں نے ووٹ بٹورنے کیلئے طرح طرح کی چالیں چلی ہیں۔ وہ الگ بات ہے کہ انکی بعض چالیں الٹا ان کے گلے پڑ گئیں اور حتیٰ اس بات کا باعث بنیں کہ مقبوضہ فلسطین میں انکی گذشتہ مقبولیت بھی خطرے میں پڑ جائے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ انکی شیطانی چالیں کس قدر موثر واقع ہوتی ہیں اور کیا ایک مرتبہ پھر وہ وزارت عظمیٰ کے عہدے پر براجمان ہوتے ہیں یا پھر ان چالوں میں ناکام ہو کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے جاتے ہیں۔؟

سال میں دوسری مرتبہ آج اسرائیل میں کینسٹ کے انتخابات ہو رہے ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا نیتن یاہو ان انتخابات میں اکثریت حاصل کر کے ایک مرتبہ پھر صہیونی ریاست کی وزارت عظمیٰ کے عہدے پر براجمان ہو پائیں گے یا نہیں؟ اگر انتخابات میں کامیابی کے لیے ان کی جدوجہد اور انتھک کوششوں کی طرف نگاہ دوڑائی جائے تو ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے ان انتخابات میں کامیابی کے لیے ہر طرف ہاتھ پاوں مارے ہیں۔ اس لیے کہ جیسا کہ اکثر تجزیہ نگاروں کا کہنا بھی ہے کہ نیتن یاہو کے سامنے صرف دو ہی راستے ہیں یا انتخابات میں کامیابی یا جیل کی سلاخوں کے پیچھے زندگی۔ اگر نیتن یاہو اس الیکشن میں کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو پاتے تو ان پر سالہا سال سے چل رہے مالی گھوٹالوں کے مقدمے انہیں باآسانی جیل میں دھکیل دیں گے۔ لہٰذا جیل کی سزا سے بچنے کے لیے انہوں نے گذشتہ عرصے میں انتھک کوشش کی ہے کہ انتخابات میں کامیابی حاصل کریں، ذیل میں ان سنجیدہ یا غیر سنجیدہ اقدامات کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جو انہوں نے اس عرصے میں انجام دیئے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلاۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ و ذروا البیع

ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون (جمعہ۔۹)

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

(امام جمعہ کو چاہیے کہ خطبہ نماز جمعہ میں) لوگوں کو وعظ و نصیحت کرے، اطاعت کی ترغیب
دے، معصیت الٰہی سے ڈرائے اور انہیں اس چیز سے آگاہ کرے کہ جس میں
ان کے دین و دنیا کی مصلحت اور بہتری ہے۔ نیز وہ خبریں اور واقعات
جو مختلف علاقوں سے اس تک پہنچیں ہیں جو لوگوں کیلئے ان
کے سود و زیاں میں مؤثر ہیں انہیں ان کی اطلاع دے۔

(وسائل الشیعہ ج ۵، ص ۳۹)

صرف ممبران کے لئے

پیامِ جمعہ

مجلس علمائے شیعہ پاکستان

مجلس علمائے شیعہ پاکستان

نصب العین

معاشرے میں دینی اقدار کی حاکمیت کے لئے دین اسلام کی موثر تبلیغ۔

اغراض ومقاصد

☆ دین اسلام کی تبلیغ منظّم، جدید وسائل سے آراستہ اور موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق۔

☆ دین کے صحیح اور حقیقی چہرے کو اجاگر کرنا۔

☆ دین کو ایک مکمل نظام حیات کے طور پر متعارف کروانا۔

☆ ملک بھر کے آئمہ جمعہ وجماعت سے ارتباط، ہم آہنگی اور انکی علمی معاونت کرنا۔

☆ شیعہ قوم میں اتحاد اور ہماہنگی کی فضاء قائم کرنا۔

☆ شیعہ، سنی اور دیگر مذہب کے درمیان وحدت اور ہم آہنگی پیدا کرنا۔

☆ اپنی تبلیغ کے ذریعے ملک میں فرقہ واریت کو ختم کرنے کی کوشش کرنا اور امن وامان کے قیام کے لئے سعی کرنا۔

☆ دیگر علمی اور تبلیغی مراکز سے رابطہ، تعاون اور ہماہنگی کرنا۔

☆ پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی حدود کی حفاظت کے لئے عملی کوشش کرنا۔

Majlis-e-Ulma-e-Shia

Pakistan,Karachi

Email: paiamejummah@gmail.com